حیض اور نفاس کے مسائل

حیض کے دنوں میں عورت کا شوہر کے قریب آنا

فتوی نمبر: WAT-133

تاریخ اجراء: 01ربیع الاول1443ھ /10اکتوبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت حیض کے دنوں میں شوہر کے قریب آسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

یادرہے کہ حالت حیض میں بیوی کے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کے حصے کو اتنے موٹے کپڑے وغیرہ کو حائل کیے بغیر کہ جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، مرد کا اپنے کسی عضو کے ساتھ، شہوت سے یا بغیر شہوت کے چھونا جائز نہیں اور اتنے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی جائز نہیں۔ہاں ناف سے اوپر والے حصے سے اور گھٹنوں سے نیچے والے حصے سے، جس طرح چاہے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ نیز حالت حیض میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں مینسٹرل کپ استعمال کرنا

مجیب: ابو مصطفی محمد کفیل رضا مدنی

فتوی نمبر: Web-396

تاریخ اجراء: 20ذوالحجۃ الحرام1443ھ /20جولائی2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورتوں کا حیض میں مینسٹرل کپ استعمال کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

استعمال کر سکتے ہیں، جائز ہے۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا چار ماہ سے کم کا حمل ضائع ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے خون کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چار مہینے یعنی 120 دن ہونے سے پہلے ہی حمل ضائع ہو جائے، تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر کا حالت حیض میں بیوی کی شرمگاہ چھونا کیسا؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-813

تاریخ اجراء: 04 جمادی الثانی 1444ھ/28 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا شوہر دوران حیض اپنی بیوی کی شرمگاہ میں انگلی ڈال سکتا ہے یا بلا حائل چھو سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوران حیض عورت کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک نفع اٹھانا بلکہ اس کی طرف شہوت سے نظر کرنا بھی جائز نہیں، لہٰذا سوال میں پوچھا گیا فعل بھی ناجائز ہے، البتہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے علاوہ عورت کے جسم سے نفع اٹھانا شوہر کیلئے جائز ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ''کلیہ یہ ہے کہ حالت حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز یہاں تک کہ سحقِ ذکر کر کے انزال کرنا۔''

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عادت سے پہلے خون بند ہو جائے تو جماع کا حکم

مجیب: ابوحفص محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر:WAT-905

تاریخ اجراء: 15 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ /15 جون 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت جسے پچھلے مہینے 7 دن حیض آیا، اب 5 دن میں ختم ہو گئے تو اب غسل کے بعد میاں بیوی جماع کر سکتے ہیں یا 2 دن کا انتظار کرنا لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں عادت کے دن پورے ہونے میں ابھی 2 دن باقی ہیں لہذا جماع کے لیے 2 دن انتظار کرنا لازم ہے۔اس میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر عورت کے عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے حیض کا خون بند ہو جائے تو اگرچہ عورت غسل کر لے تب بھی عادت کے دن مکمل ہونے تک جماع ناجائز ہے۔بہار شریعت میں ہے "عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کر لے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ ٦ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جِماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 383، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے حیض کا خون بند ہو جائے

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-573

تاریخ اجراء: 19 رجب المرجب 1443ھ/21 فروری 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت کو 7 دن حیض آنے کی عادت ہو اور 5 دن پر بند ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر کسی عورت کو پہلے 7 دن حیض آتا تھا۔ اس بار 5 دن پر رک گیا۔ تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ جتنے دن پچھلی بار آیا، نماز پڑھنے کیلئے اس کے مکمل ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔ البتہ اگر شادی شدہ ہے تو شوہر سے ملنے کیلئے عادت کے دن ختم ہونے کا انتظار کرنا لازم ہے۔

بہار شریعت میں ہے "جس عورت کو تین ۳ دن رات کے بعد حَیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔۔۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کر لے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ ٦ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جِماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 383، 381، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایام حیض میں بیوی کا بوسہ لینا کیسا

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-348

تاریخ اجراء: 02ذوالحجۃ الحرام1443ھ /02جولائی2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا ایامِ حیض میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے یا شریعتِ مطہرہ نے اس حالت میں بیوی سے ہر قسم کا نفع اٹھانے سے ممانعت فرمائی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر ایامِ حیض میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے، بوسہ لینے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے البتہ حیض کے دنوں میں شوہر پر لازم ہے کہ بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی بھی مقام کو اپنے کسی حصۂ بدن سے بلاحائل نہ چھوئے، البتہ اگر اتنا موٹا کپڑا حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، تو چھو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دیگر مقامات کو چھونا یا بوس و کنار کرنا، جائز ہے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض و نفاس میں زیرِ ناف سے زانو (یعنی گھٹنے) تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل (کپڑے وغیرہ) کے جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع (یعنی فائدہ حاصل کرنا) جائز نہیں، یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں، اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز یہاں تک کہ سحقِ ذکر کر کے انزال کرنا۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ353، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض ونفاس کی حالت میں، عورت کی میت کو غسل دینا

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر:WAT-869

تاریخ اجراء: 06ذیقعدۃ الحرام1443ھ /06جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت کا حیض ونفاس کی حالت میں، دوسری کسی عورت کی میت کو غسل دینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کو غسل دینے والے کے لیے باطہارت ہونا چاہیے، حیض ونفاس والی اگر کسی عورت کی میت کو غسل دے تو اس کے غسل دینے سے غسل تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، لہذا جب تک دوسری کوئی پاک عورت میسر ہو تو اسی سے غسل دلوایا جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "**وينبغي أن يكون غاسل الميت على الطهارة كذافي فتاوى قاضي خان، ولو كان الغاسل جنباأو حائضاأو كافرا جازويكره، كذافي معراج الدراية.**" ترجمہ: میت کو غسل دینے والے کے لیے باطہارت ہونا چاہیے جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں ہے اور اگر غسل دینے والا جنبی یا حائضہ یا کافر ہو اتو غسل ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، اسی طرح معراج الدرایہ میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی غسل المیت، ج01، ص159، کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت مخصوص ایام میں جس بستر پر سوتی ہو پاکی کے ایام میں اس پر سونے کا حکم

مجیب: ابو مصطفیٰ محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-761

تاریخ اجراء: 05 جمادی الاول 1444ھ/29 نومبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت اپنے مخصوص ایام میں جس بستر پر سوتی ہے، کیا پاکی کے ایام میں وہ اس بستر پر سو سکتی ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حائضہ جس بستر پر سوئے اس بستر پر حیض کے بعد سونے میں کوئی حرج نہیں فقط حالت حیض میں سونے کی وجہ سے وہ بستر ناپاک نہیں ہوگا ہاں اگر واقعتاً کوئی نجاست لگ جائے تو اسے دھو کر پاک کر لیا جائے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مباشرت کے فورابعد حیض آجائے تو مباشرت کی وجہ سے گنہگار ہوں گے؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-713

تاریخ اجراء: 01جمادی الاول 1444ھ/26نومبر2022ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر پاکی کی حالت میں صحبت کی لیکن صحبت کرنے کے بعد فوراً حیض شروع ہو گیا تو کیا گناہ گار ہوں گے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی صحبت کرنے سے پہلے اور صحبت کرتے ہوئے حیض کا خون نہیں آیا تھا بلکہ پاکی کے دن تھے اور پھر صحبت کے فوراً بعد حیض آگیا تو اس صورت میں کوئی گناہ نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ناپاکی کی حالت میں یاذالجلال والاکرام کا وظیفہ پڑھنا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2468

تاریخ اجراء: 09 شعبان المعظم 1445ھ / 20 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

یا ذالجلال و الاکرام، یہ وظیفہ ناپاکی یعنی حیض یا جنابت کی حالت میں پڑھنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! جنابت یا حیض کی حالت میں مذکورہ وظیفہ پڑھنا جائز ہے البتہ اس میں بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے وظائف کرے اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں۔

چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے: وَيَجُوزُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ الدَّعَوَاتُ وَجَوَابُ الْأَذَانِ وَنَحْوُ ذَلِكَ" ترجمہ: جنبی اور حائضہ عورت کے لئے مختلف دعائیں اذان کا جواب وغیرہ جائز ہے۔ (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، جلد 1، صفحه 43، دار الكتب العلمية)

بہار شریعت میں حیض و نفاس کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا: "قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وُضو یا کُلّی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نفاس کا خون وقفے وقفے سے آنے کے متعلق احکام

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2084

تاریخ اجراء: 02ربیع الثانی1445ھ /18اکتوبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ میرا بیٹا آپریشن سے 4 ستمبر کو پیدا ہوا ہے اور مجھے سوا مہینے تک period اتنے نہیں آرہے تھے بلکہ دو تین دن چھوڑ کے آرہے تھے وہ اس طرح کہ 6September سے خون بالکل رک گیا اور پھر 9 october کو لیکوریا کی شکایت ہو گئی تو پھر میں نے ایک مہینہ چار دن کے بعد 9October کو غسل کر لیا اب مجھے دوبارہ 13 اکتوبر کو period آگئے ہیں تو اب میں کیا کروں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں دوبارہ اگر آپ کا خون صرف 13 اکتوبر کو آیا اور 13 اکتوبر کو ہی رک گیا تھا تب تو یہ سارے دن (4 ستمبر سے 13 اکتوبر تک) نفاس ہی کے شمار کئے جائیں گے، کیونکہ 4 ستمبر سے 13 اکتوبر تک 40 ہی دن بنتے ہیں جو کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔ اور اگر 13 اکتوبر کے بعد بھی خون جاری رہا تو اس میں دو صورتیں ہوں گی:

(1) اگر آپ کا یہ پہلا بچہ ہے تب اس میں سے 40 دن (4 ستمبر سے 13 اکتوبر تک) نفاس اور باقی استحاضہ شمار کیا جائیگا۔

(2) اور اگر آپ کے ہاں پہلے بھی بچہ ہو چکا ہے تو آخری بچے کے وقت جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن نفاس کے شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ۔

مثال کے طور پر پچھلی بار آپ کو 30 دن خون آیا تھا اور اب کی بار 40 سے بھی اوپر چلا گیا تو اس بار بھی 30 دن نفاس کے شمار ہوں گے اور 30 سے اوپر والے سارے دن استحاضہ کے ہوں گے لہذا اتیسویں روز سے چالیسویں روز تک کی نمازوں کی قضا پڑھنی ہو گی۔

نوٹ: حیض اور نفاس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ خون لگاتار جاری ہو بلکہ وقفہ وقفہ سے بھی آسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو چھونا کیسا؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-765

تاریخ اجراء: 19 جمادی الاول 1444ھ/14 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا شوہر اپنی بیوی کے باری کے دنوں میں کپڑوں کے اوپر سے اس کے جسم کو چھو سکتا ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ بدن کو بلا حائل چھونا حرام و گناہ ہے۔ ہاں اگر اتنا موٹا کپڑا یا چادر وغیرہ حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو تو پھر چھونا، جائز ہے۔ البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کے حصے کو بلا حائل بھی چھو سکتا ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 382، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حیض کے ایام میں بسم اللہ کے ساتھ اسماء الحسنیٰ کا وظیفہ پڑھنا کیسا؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1184

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاول 1445ھ / 24 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

خواتین حیض کے دنوں میں بسم اللہ کے ساتھ اسماء الحسنیٰ کا وظیفہ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خواتین کے لئے حیض کے دنوں میں قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف، دعائیں وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لہٰذا اگر اس وظیفے میں صرف بسم اللہ شریف اور اللہ تعالیٰ کے نام ہی پڑھے جاتے ہیں، کوئی آیت یا اس کا جُزء نہیں پڑھا جاتا، تو حیض کے دنوں میں ایسا وظیفہ پڑھنا جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے وضو یا کلی کر لی جائے۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(ولا بأس) لحائض وجنب (بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح)“ یعنی حائضہ اور جنبی کے لئے دُعاؤں کے پڑھنے، انہیں ہاتھ لگانے اور اٹھانے میں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں اور تسبیحات پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد 1، صفحہ 536، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

ناپاکی کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑے کیا ناپاک ہوں گے؟

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-79

تاریخ اجراء: 21رجب المرجب1442ھ /06مارچ2021ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر احتلام ہو جائے اور نجاست والے کپڑے اتار کر صاف ستھرے کپڑے پہن لئے تو کیا غسل کرنے کے بعد یہ کپڑے پاک رہیں گے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! اگر ان کپڑوں پر کوئی نجاست نہیں لگی ہے تو یہ کپڑے پاک ہی رہیں گے لہذا غسل کرنے کے بعد یہی کپڑے پہن سکتے ہیں اور ان کپڑوں میں نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر کا حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12435

تاریخ اجراء: 01ربیع الاول1444ھ/28ستمبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور عورت کو نفاس کا خون آرہا ہو، اس حالت میں شوہر کا صحبت کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالت نفاس یا حالت حیض میں صحبت کرنا تو دور کی بات، شوہر کے لئے عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو اپنے کسی بھی عضو سے بلا حائل چھونا، چاہے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے ہو، بہر صورت ناجائز ہے۔البتہ ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو ایسے حائل سے چھونا، جائز ہے جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، یونہی ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(وقربان ما تحت إزار) يعني ما بين سرة وركبة **ولو بلا شهوة،** وحل ما عداه مطلقاً"یعنی ناپاکی کی حالت میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنوں کے مابین حصے سے قربت حاصل کرنا اگرچہ بلا شہوت ہو، جائز نہیں۔اس کے علاوہ حصے کو مطلقاً چھونا جائز ہے خواہ شہوت ہو یا نہ ہو۔

(قوله يعني ما بين سرة وركبة) کے تحت رد المحتار میں ہے:"فيجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة وما تحتها ولو بلا حائل، وكذا بما بينهما بحائل بغير الوطء"یعنی ناف اور اس کے اوپر یونہی گھٹنے اور اس کے نیچے کے حصے سے فائدہ حاصل کرنا شرعاً جائز ہے اگرچہ بلا حائل ہو، اسی طرح ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو بغیر وطی کے ایسے کسی حائل کے ساتھ چھونا، جائز ہے (جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو)۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص534، مطبوعہ کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے: ''یحرم القربان فی حالتی الحیض والنفاس''یعنی: حیض و نفاس کی حالت میں جماع حرام ہے۔(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 167، دار الحدیث، القاھرۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ''کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض میں و نفاس میں زیرِ ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے، تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً تمتع جائز یہاں تک کہ سحقِ ذکر کرکے انزال کرنا۔''(فتاوی رضویہ، ج 04، ص 353، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

حیض و نفاس کے احکام بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''ہمبستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔۔۔۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْوْ سے چھونا، جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو۔ شَہوت سے ہو یا بے شَہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرَج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرَج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔''(بہار شریعت، ج 01، صفحہ 382، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ''حیض و نفاس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟''اس کے جواب میں ہے: ''**حیض یا نفاس میں نکاح صحیح ہے مگر جب تک پاک نہ ہولے جماع حرام۔**''(فتاوی امجدیہ، ج 02، ص 55، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض میں کنڈوم لگا کر جماع کرنا

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-484

تاریخ اجراء: 21 جمادی الاخری 1443ھ / 25 جنوری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

حیض میں کنڈوم لگا کر اس طرح جماع کر سکتے ہیں کہ رانیں بلا حائل مس نا ہونے پائیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں مطلقا جماع کرنا ناجائز و گناہ ہے، چاہے کنڈوم کا استعمال کریں یا نہ کریں، بلکہ حالت حیض میں بیوی کے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے حصے کو اتنے موٹے کپڑے وغیرہ کو حائل کیے بغیر کہ جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، مرد کا اپنے کسی عضو کے ساتھ شہوت سے یا بغیر شہوت کے چھونا جائز نہیں اور اتنے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی جائز نہیں۔ ہاں ناف سے اوپر والے حصے سے اور گھٹنے سے نیچے والے حصے سے جس طرح چاہے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ نیز حالت حیض میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: (وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًىۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ) ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ (سورۃ البقرۃ، پ02، آیت 222)

فتاوی رضویہ میں ہے "کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز یہاں تک کہ سحق ذکر کر کے انزال کرنا۔" (فتاوی رضویہ، ج04، ص353، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شَہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حَرَج نہیں۔ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔۔۔۔اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 382، 383، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کا خون دس دن سے زیادہ آئے تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1055

تاریخ اجراء: 11 صفر المظفر 1444ھ/08 ستمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر حیض کے ایام دس دن سے بڑھ جائیں تو اس کے نماز وروزہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، اگر خون دس دن سے بڑھ جائے لیکن جن تاریخوں میں خون آنے کی عادت تھی ان ساری تاریخوں میں بھی آیا اور ان سے زائد میں بھی آیا، تو اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(الف) عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور دس دن سے بڑھ گیا ہے تو پہلے دس دن حیض شمار ہوگا اور اس کے بعد استحاضہ اور چونکہ استحاضہ میں نماز وروزہ معاف نہیں ہے لہذا دس دن کے بعد غسل کرکے نماز وروزہ شروع کردے گی۔

(ب) دوسری صورت یہ ہے کہ عورت کی پہلے سے کوئی عادت ہے مثلا سات دن عادت ہے لیکن اس بار دس دن سے بڑھ گیا تو سات دن حیض کے شمار ہوں گے اور بقیہ دن استحاضہ شمار ہوگا نیز اس صورت میں دس دن کے بعد سے نہاکر نمازیں شروع کردے گی اور سات دن کے بعد سے دس دن تک جتنی نمازیں چھوٹ گئیں ان سب کی قضا کرے گی۔

(ج) اور اگر کوئی عادت مقرر نہیں تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن اور کبھی سات دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔

نوٹ: یہ حکم صرف اس صورت سے متعلق ہے کہ جب ان تمام تاریخوں میں خون آیا، جن میں خون آنے کی عادت تھی اور ساتھ میں عادت کی تاریخوں سے زائد دنوں میں خون آیا۔ اگر اس کے علاوہ صورت ہو کہ خون آنے کی تاریخوں

میں بالکل نہ آیا، یا تھوڑ دے دن آیا تو ان کے احکام جاننے کے لیے مفتیانِ اہلسنت سے رابطہ کیا جائے یا مکتبۃ المدینہ کی کتاب "خواتین کے مخصوص مسائل" کا مطالعہ کیا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ڈیڑھ ماہ کا حمل ضائع ہونے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا شمار ہوگا یا حیض کا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12102

تاریخ اجراء: 12 رمضان المبارک 1443ھ / 14 اپریل 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کے ڈیڑھ ماہ کا حمل ضائع ہو گیا ہے، اس صورت میں آنے والا خون نفاس کا شمار ہو گا یا حیض کا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔ سائل: اسید (via، میل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ڈیڑھ ماہ کا حمل ضائع ہونے پر آنے والا خون نفاس کا خون نہیں، کیونکہ حمل ساقط ہونے کی صورت میں آنے والا خون اس وقت نفاس کا خون شمار ہوتا ہے جبکہ اس کا کوئی عضو (جیسے ہاتھ، پاؤں، انگلیاں) بن چکا ہو، اور فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق عضو بننا 120 دن بعد ہی ہوتا ہے، اس سے پہلے نہیں، جبکہ صورتِ مسئولہ میں وہ حمل 120 دن سے پہلے ہی ضائع ہو گیا۔

البتہ صورتِ مسئولہ میں یہ آنے والا خون حیض کا شمار ہو گا یا استحاضہ کا؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ خون تین دن تک جاری رہتا ہے تو اس صورت میں یہ خون حیض کا شمار ہو گا، کیونکہ صورتِ مسئولہ میں ڈیڑھ ماہ حمل رہنے کی صورت میں پندرہ دن سے زائد عرصہ پاکی کا گزر چکا ہے، ورنہ اگر یہ خون تین دن سے پہلے ہی بند ہو جاتا ہے تو اس صورت میں یہ خون استحاضہ کا شمار ہو گا۔

حمل ساقط ہونے کی صورت میں آنے والے خون کے حوالے سے "تنویر الابصار مع الدر المختار" میں مذکور ہے: "(وسقط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل) أو أصبع أو ظفر أو شعر، **ولا يستبين خلقه إلا بعد مائة وعشرين يوما** (ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء)۔۔۔ **فإن لم يظهر له شيء فليس بشيء، والمرئي حيض إن دام ثلاثا وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة**" یعنی حمل ساقط ہوا اور اس کا کوئی عضو بن چکا تھا جیسے ہاتھ یا پاؤں یا انگلیاں یا ناخن یا بال، تو اس صورت میں وہ حکماً بچہ کہلائے گا اور عورت آنے والے خون کے ذریعے

نفاس والی شمار ہو گی۔ یاد رہے کہ ایک سو بیس دن کے بعد ہی عضو کا بننا ظاہر ہو تا ہے۔۔۔۔۔اور اگر اس حمل کا کوئی عضو ظاہر نہیں ہوا تھا تو اس صورت میں نفاس کا حکم نہیں ہو گا۔ البتہ اس صورت میں اگر یہ آنے والا خون تین دن تک جاری رہے اور اس سے پہلے پاکی کے پندرہ دن گزر چکے ہوں تو یہ خون حیض کا شمار ہو گا، ورنہ پھر استحاضہ کا شمار ہو گا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص551-549، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً و ملتقطاً)

نیز بہارِ شریعت میں ہے: "حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عُضُو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نِفاس ہے۔ ورنہ **اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔**" (بہار شریعت، ج01، ص377، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حمل ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

مجیب: مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2023

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی اہلیہ کا دو ماہ کا حمل ضائع (Miscarriage) ہو گیا اور دو دن تک خون جاری رہا اس کے بعد رک گیا تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی اہلیہ کا بچہ ضائع ہونے کی صورت میں جو دو دن تک خون آتا رہا وہ نفاس کا خون شمار ہو گا یا حیض کا؟ نیز ان دنوں کی نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کردہ صورت میں حمل ضائع ہونے کے بعد دو دن تک جو خون آتا رہا وہ استحاضہ کا خون شمار ہو گا اور ان دنوں کی نمازیں اگر نہیں پڑھیں تو ان کی قضا کرنا لازم ہو گی۔

مسئلہ کی تفصیل: قوانینِ شرعیہ کے مطابق اگر عورت کا حمل 120 دن سے پہلے ساقط (Miscarriage) ہو جائے تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضاء چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا اور اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔ لہٰذا دریافت کردہ صورت میں جبکہ 120

دن سے پہلے دوماہ بعد ہی حمل ضائع ہو گیا تھا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ بھی دو دن بعد بند ہو گیا تھا تو اصول کے مطابق وہ استحاضے کا خون شمار ہو گا اور استحاضے کی حالت میں نماز و روزہ کی معافی نہیں تو زید کی اہلیہ نے اگر ان دنوں کی نمازیں نہیں پڑھیں تو ان کی قضا کرنا ان پر لازم ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پہلا نفاس چالیس دن سے پہلے رک جائے تو ہمبستری کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13019

تاریخ اجراء: 17 ربیع الاول 1445ھ/04 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پہلے بچے میں نفاس کا خون 40 دن سے پہلے رک جائے اور عورت غسل بھی کرلے، تو اس کا شوہر اس کے ساتھ ہمبستری کر سکتا ہے یا چالیس دن پورے ہونے کا انتظار کرنا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کے ہاں پہلی دفعہ بچے کی ولادت ہوئی اور نفاس کا خون چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی رک گیا اور خون رکنے کے بعد اس نے غسل بھی کر لیا، تو اس کے شوہر کا اس کے ساتھ ہمبستری کرنا، جائز ہے۔

منھل الواردین میں ہے: ”(لا یجوز وطؤھا) ای وطی من انقطع دمھا قبل اکثر المدۃ۔۔۔ (الا ان تغتسل) وان لم تصل بہ (او تتیمم) عند العجز عن الماء (فتصلی) بالتیمم۔۔۔ (او) ان (تصیر صلاۃ دینا فی ذمتھا) وذلک بان یبقی من الوقت بعد الانقطاع مقدار الغسل والتحریمۃ فانہ یحکم بطھارتھا بمضی ذلک الوقت ویجب علیھا القضاء وان لم تغتسل ولزوجھا وطؤھا بعدہ ولو قبل الغسل “یعنی جس عورت کا خون اکثر مدت سے پہلے منقطع ہو گیا، اس عورت سے وطی جائز نہیں مگر یہ کہ وہ غسل کر لے اگرچہ اس غسل سے نماز ادا نہ کرے یا پانی سے عجز کی صورت میں تیمم کرلے اور اس تیمم سے نماز ادا کرلے یا کوئی نماز اس کے ذمہ پر دین ہو جائے اور یہ اس طرح کے خون رک جانے کے بعد غسل کر کے تکبیرِ تحریمہ کہہ لینے کی مقدار نماز کا وقت باقی ہو، تو اس وقت کے گزرنے کے ساتھ ہی پاکی کا حکم دیا جائے گا اگرچہ اس نے غسل نہ کیا ہو اور اس کے شوہر کے لئے اس وقت کے بعد وطی کرنا، جائز ہو گا اگرچہ غسل سے پہلے ہو۔ (منھل الواردین رسالۃ من رسائل ابن عابدین، جلد 1، صفحہ 92، سہیل اکیڈمی، لاہور، ملتقطا)

امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس ۱۰ دن سے کم میں ختم ہوا تو اُس سے صحبت جائز ہونے کے لئے دو ۲ باتوں سے ایک بات ضرور ہے یا (۱) تو عورت نہالے اور

اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے خالی تیمم کافی نہیں یا(۲)طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی اس صورت میں بے طہارت کے بھی اُس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں"(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ352،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا ناپاکی کی حالت میں بچے کو دودھ پلانا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12584

تاریخ اجراء: 12 جمادی الاولی 1444ھ/07 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت جنابت کی حالت میں بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی؟ کیا اس حالت میں دودھ ناپاک ہو جاتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنابت طاری ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کے جسم میں نجاست داخل ہو جائے اور وہ ناپاک شمار ہو، لہذا عورت ناپاکی کی حالت میں بچے کو دودھ پلا سکتی ہے، اس میں کوئی گناہ والی بات نہیں۔

البتہ ضمناً یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ جس پر غسل فرض ہو، اسے بلاوجہ نہانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اور غسل میں اتنی تاخیر کر دینا کہ معاذاللہ نماز ہی قضاء ہو جائے، یہ حرام و گناہ ہے۔

امام مسلم علیہ الرحمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: "كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ فیشرب واتعرّق العرق وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ" ترجمہ: میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی برتن پیش کرتی تو آپ اپنا منہ شریف میرے منہ والی جگہ پر رکھ کر پانی نوش فرماتے اور میں حیض کی حالت میں ہڈی چوستی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ شریف میرے منہ والی جگہ پر رکھتے۔ (الجامع الصحیح للمسلم، ج 01، ص 143، مطبوعہ کراچی)

اس حدیث کی شرح کے تحت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "وهذا یدلّ علی جواز مؤاکلة الحائض ومجالستها وعلی **انّ اعضاءها من الید والفم وغیرهما لیست بنجسة**" ترجمہ: اس سے

معلوم ہوا کہ حائضہ کے ساتھ کھانا، پینا اور اس کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ کے اعضاء یعنی ہاتھ، منہ وغیرہ نجس نہیں ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، ج02، ص98، مطبوعہ ملتان)

جنابت طاری ہونے سے انسان نجس نہیں ہوتا۔ جیسا کہ شرح ابو داؤد للعینی میں ہے: "**الإنسان إذا أصابته الجنابة لم ينجس،** وإن صافحه جنب أو مشرك لم ينجس۔ "**یعنی انسان پر جب جنابت طاری ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا، اگر جنبی یا مشرک کسی سے ہاتھ ملائیں تو وہ نجس نہیں ہوگا۔**(شرح سنن أبي داود، باب البول في الماء الراكد، ج01، ص205، مطبوعہ ملتان)

فتاوی رضویہ میں ہے: "حائضہ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز۔"(فتاوی رضویہ، ج4، ص356، رضا فاؤنڈیشن، لاھور، ملخصاً)

جس پر غسل فرض ہو وہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ جیسا کہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔"(بہارِ شریعت، ج01، ص325، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا DNC کے بعد نفاس کے 40 دن پورے کرنے ضروری ہیں؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2426

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1445ھ / 01 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جس کی DNC ہوتی ہے، کیا اسے بھی نفاس کے 40 دن پورے کرنے ہوتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ڈی این سی ایک سرجیکل طریقہ کار ہے، جو مس کیرج (اسقاطِ حمل) کے بعد رحم سے باقی ماندہ ٹشو کو ہٹانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اسقاطِ حمل (یعنی حمل ضائع ہونے یا ضائع کروانے) کے بعد آنے والے خون کے متعلق حکم شرعی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر حمل چار مہینے یعنی 120 دن مکمل ہونے سے پہلے ہی ضائع ہو گیا ہو، تو اس صورت میں اگر یہ معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا ہے، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں، جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔

اور حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں، یا یہ معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی۔

اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

خاتم المحققین علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں: "والسقط۔۔۔ان استبان بعض خلقه۔۔۔ كالشعر والظفر واليد والرجل والاصبع (فولد) اى فهو ولد تصير به نفساء وتثبت لها بقية الاحكام من انقضاء العدة ونحوها۔۔۔والا يستبن شي من خلقه فلا يكون ولدا ولا تثبت به هذه الاحكام ولكن ما رأته من الدم بعد اسقاطه (حيض ان بلغ نصابا) ثلاثة ايام فاكثر (وتقدمه طهر تام۔۔۔والا) لا يوجد واحد من هذين الشرطين او فقد احداهما فقط (فاستحاضة)"

ترجمہ: حمل ساقط ہونے کی صورت میں اس کے بعض اعضاء مثلاً بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں اور انگلیاں اگر بن چکے تھے تو اس کا حکم مکمل بچے کا سا ہو گا یعنی عورت اس کی وجہ سے نفاس والی کہلائے گی اور اس کے لئے بقیہ احکام مثلاً عدت کا مکمل ہونا وغیرہ بھی ثابت ہوں گے اور اگر حمل کے ساقط ہونے سے پہلے اس کا کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا تو اس کا حکم مکمل بچے کا سا نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کی وجہ سے یہ احکام (مثل قضائے عدت) ثابت ہوں گے، لیکن اس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد اگر عورت خون دیکھے تو وہ حیض شمار ہو گا بشرطیکہ یہ خون مسلسل تین دن یا زیادہ جاری رہے اور اس سے پہلے مکمل ایک طہر گزر چکا ہو اور اگر یہ دونوں شرطیں یا فقط ایک ہی نہ پائی گئی تو اس صورت میں وہ خون استحاضہ کہلائے گا۔ (منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتاهلين فی مسائل الحيض، ص21، مطبع معارف)

بہارِ شریعت میں ہے "حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نِفاس ہے، ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، ج1، حصہ2، ص377,378، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بچے کے اعضاء بننے کی مدت کے حوالے سے خاتم المحققین علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں: "وقدروا تلك المدة بمائة وعشرين يوما" ترجمہ: بچے کے اعضاء بننے کی مدت علماء نے ایک سو بیس دن مقرر فرمائی۔ (ردالمحتار على الدر المختار، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج1، ص302، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نفاس میں چُھٹے ہوئے روزوں کا فدیہ دینے کا کیا طریقہ ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12172

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1443ھ / 19 مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ عزوجل نے مجھے اس رمضان اولاد کی نعمت سے نوازا ہے، جس کی وجہ سے میری زوجہ اس بار ماہِ رمضان کے روزے رکھنے سے قاصر رہی۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے اس صورت میں ہم اگر ان چھوٹ جانے والے روزوں کا فدیہ ادا کرنا چاہیں، تو اس کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ نیز ان روزوں کا فدیہ کتنا بنے گا؟؟ اس حوالے سے وضاحت کے ساتھ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نفاس کی وجہ سے جو روزے چُھٹ گئے آپ کی بیوی پر ان تمام روزوں کی قضا کرنا ہی فرض ہے، فدیہ دے کر وہ ان روزوں کی ادائیگی سے برئی الذمہ نہیں ہو سکتی، کیونکہ روزے کے بجائے اس کا فدیہ ادا کرنے کا حکم فقط شیخِ فانی کے لیے ہے، جس کی تمام تر تفصیل کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے۔ شیخِ فانی کے علاوہ دیگر افراد کے لیے روزوں کا کوئی فدیہ نہیں، بلکہ ان پر لازم ہے کہ عذر ختم ہونے کے بعد ان رہ جانے والے روزوں کی قضا کریں۔

ناپاکی کے ایام میں چُھٹے ہوئے روزوں کی قضا عورت پر لازم ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے: ”عن عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاۃ“ یعنی حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ماہواری میں ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب بقضاء الصوم علی الحائض، ج01، ص153، مطبوعہ کراچی)

ردالمحتار میں اس حوالے سے مذکور ہے: ”(یمنع صلاۃ) ای الحیض و کذا النفاس (مطلقاً ولو سجدۃ شکر وصوماً وجماعاً وتقضیہ) ای الصوم علی التراخی فی الاصح۔ "خزائن" (لزوما) دونھا (للحرج)“ ترجمہ: ”حیض اور نفاس مطلقاً نماز سے مانع ہیں اگرچہ سجدہ شکر ہی کیوں نہ ہو، یونہی روزے اور جماع سے

بھی مانع ہیں مگر ان روزوں کی قضا کرنا ہو گی، اصح قول کے مطابق تراخی کے ساتھ بھی قضا کی جاسکتی ہے "خزائن" میں یہ مذکور ہے۔ البتہ حرج کی بنا پر ان دنوں کی نمازوں کی قضا فرض نہیں۔"(ردالمحتارمع الدرالمختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص532، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً وملخصاً)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے:"أن یحرم علیھما الصوم فتقضیانه ھکذا في الکفایة"یعنی حیض ونفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے پس یہ دونوں بعد میں اس روزے کی قضا کریں گی، کفایہ میں اسی طرح مذکور ہے۔(فتاوٰی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج01، ص38، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے:"ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور **روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔**"(بہارِشریعت، ج01، ص380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: یہاں یہ ضرور یادرہے کہ بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ولادت کے بعد عورت چالیس دن تک ضرور ناپاک رہتی ہے، شرعاً یہ بات درست نہیں ہے۔ اس حوالے سے درست مسئلہ یہ ہے کہ چالیس دن کے اندر عورت کو جب بھی خون آنا بند ہو جائے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہو کر نماز پڑھے روزہ رکھے، پھر اگر چالیس دن کے اندر دوبارہ خون نہ آئے تو یہ نماز روزے سب صحیح ہوں گے اور اگر چالیس دن کے اندر دوبارہ خون آجائے تو جو نمازیں اس نے پڑھی تھیں وہ نہ ہوئی نہ ہی ان کی کوئی قضا ہو گی، اور جو روزے اس نے رکھے تھے بعد میں ان روزوں کی قضا کرے۔ دوسرا بچہ ہو تو پھر سابقہ عادت کے دن کو دیکھتے ہوئے بھی بعض احکام ثابت ہوتے ہیں حیض ونفاس کے بنیادی اور ضروری مسائل سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"بہارِ شریعت، جلد01، حصہ 02، صفحہ 369 تا 384"** سے **"حیض ونفاس کا بیان"** کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ اس کتاب کو دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کے نام والا لاکٹ عورت کا بے وضو یا ناپاکی کی حالت میں پہننا

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1076

تاریخ اجراء: 22 صفر المظفر 1445 ھ / 09 ستمبر 2023 ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اسم جلالت اللہ عزوجل کے نام والا لاکٹ عورت بے وضو اور بے غسل حالت میں پہن سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پہن سکتی ہے، لیکن اگر آیتِ کریمہ یا حروفِ مقطعات لکھے ہوں، تو جنابت، حیض و نفاس کی حالت میں پہننا جائز نہیں ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: "جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: جس انگوٹھی، لاکٹ وغیرہ پر نام لکھا ہو بالخصوص جب کوئی متبرک نام یا قرآنی کلمات یا انبیائے کرام، ملائکہ علیہم السلام کا نام جس انگوٹھی پر لکھا ہو تو ایسی انگوٹھی پہن کر بیت الخلا جانا مکروہ ہے، لہٰذا جب بھی نام والی انگوٹھی یا لاکٹ پہن کر بیت الخلا جائے، تو لاکٹ یا انگوٹھی باہر رکھ دے یا جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے۔

امام اہلسنت، سیدی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وحاصل مسئلہ آنکہ ہر کہ در دست او خاتمی ست کہ بر وچیزے از قرآن یا از اسمائے معظمہ مثل نامِ الٰہی یا نام قرآن عظیم یا اسما انبیاء یا ملائکہ علیہم الصلاۃ والثنا نوشتہ است او ماموراست کہ چوں بخلا رود خاتم از دست کشیدہ بیرون نہد افضل ہمین ست واگر خوف ضیاع باشد درجیب اندازد یا بچیزے دگر بپوشد کہ اینہم رواست اگرچہ بے ضرورت احتراز و اولٰی ست اگر ازینہا ہیچ نکرد

وہمچناں درخلا رفت مکروہ باشد"یعنی حاصل مسئلہ یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر قرآن پاک میں سے کچھ (کلمات) یا متبرک نام جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک یا قرآن حکیم کا نام یا اسمائے انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والثناء (لکھے) ہوں، تو اسے حکم ہے کہ جب وہ بیت الخلاء میں جائے تو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر باہر رکھ لے بہتر یہی ہے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو، تو جیب میں ڈال لے یا کسی دوسری چیز میں لپیٹ لے کہ یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بے ضرورت اس سے بچنا بہتر ہے، اگر ان صورتوں میں کوئی بھی بجا نہ لائے اور یوں ہی بیت الخلاء میں چلا جائے، تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔(ت)(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ581-582، رضافاونڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں سورہ اخلاص کا وظیفہ

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2485

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1445ھ / 16 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اسلامی بہن مخصوص ایام میں سورہ اخلاص وظیفے کی نیت سے پڑھ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مخصوص ایام میں جس طرح قرآن کریم کی تلاوت کرنا، جائز نہیں اسی طرح اپنے مقصد کے حصول کیلئے وظیفے کی نیت سے قرآنی آیات پڑھنا بھی جائز نہیں اگرچہ یہ وظیفہ ان آیات کا ہو جو دعاو ثناء پر مشتمل ہوں۔ لہذا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں سورہ اخلاص وظیفے کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی ہیں۔ ہاں البتہ قرآنِ کریم کی وہ آیات جو دعاو ثناء وغیرہ پر مشتمل ہیں، انہیں دعا اور ثناء کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں، بطور عمل اور حصول مقصد کیلئے نہیں، اور اس میں بھی یہ لحاظ ضروری ہے کہ دعاو ثناء پر مشتمل وہ قرآنی آیات جو لفظ " قل " سے شروع ہوتی ہیں، انہیں دعاو ثناء کے ارادے سے پڑھتے وقت لفظ " قل " ہٹا کر پڑھنا ہو گا۔

اسی طرح جن آیات میں متکلم کے صیغے کے ساتھ حمد و ثنا ہے، حیض و نفاس والی وہ آیات بھی حمد و ثنا کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی کہ ان کا قرآن ہونا متعین ہے۔ جیسے﴿وانی لغفار لمن تاب﴾ وغیرہ۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "اقول ہماری اُس تقریر سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ جن آیات میں بندہ دعاو ثنا کی نیت نہیں کر سکتا بحال جنابت و حیض انہیں بطور عمل بھی نہیں پڑھ سکتا مثلاً تفریق اعدا کے لئے سورہ تبت نہ کہ سورہ کوثر کہ بوجہ ضمائر متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لئے متعین ہے، عمل میں تین نیتیں ہوتی ہیں یا تو دعا جیسے حزب البحر، حرز یمانی یا اللہ عزوجل کے نام و کلام سے کسی مطلب خاص میں استعانت جیسے عمل سورہ یٰس و سورہ مزمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اعداد معینہ خواہ ایام مقدرہ تک اس غرض سے اس کی تکرار کہ عمل میں آجائے حاکم ہو جائے اُس کے موکلات تابع ہو جائیں اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنے بے وضو

پڑھنا بھی روا نہیں رکھتے اور اگر بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو اس نیت سے وہ آیت وسورت بھی جائز نہیں ہو سکتی، جس میں صرف معنی دعا و ثنا ہی ہے کہ اولا یہ نیت نیت دعا و ثنا نہیں، ثانیا اس میں خود آیت و سورت ہی کہ تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اس کے خدام مطیع ہوں تو نیت قرآنیت اُس میں لازم ہے۔ رہیں پہلی دو نیتیں جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہیں تو نیت اولٰی ناممکن اور نیت ثانیہ عین نیت قرآن ہے اور بقصد قرآن اُسے ایک حرف روا نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج1(ب)، ص1115،1114، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَاللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرَج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔" (بہارِ شریعت، ج1، حصہ02، ص326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم